رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ

حمداً لمن له الحمد في الاولى والآخرة
وصلوة وسلاماً على خاتم رسله الكرام

وشكراً لما اولى من الانعم الفاخرة
وعلى آله وصحبه بدور التمام

که این رساله بدیعه در بیان ایصال ثواب اموات مستنبط از کتب مستندہ
معتبرہ فقہیہ مذاہب اربعہ

بہ

مسائل عشرہ
١٢٨٨

از تصانیف جناب ہدایت مآب فضیلت دستگاہ ابو الرشید حاج الحرمین مولوی محمد عبد الحکیم قادری نلوی
تلمیذ الکبیر مطابق مرشدنا الذی بالفضل اولینا مولوی محمد عبد الرحیم مرحوم و مغفور بفرمائش شائقین علی الخصوص
مولانا حاجی عبد الرشید صاحب و سید جمال الدین صاحب لکھنوی و سید عبد الخالق صاحب ولایتی و محمد نصر اللہ

در مطبع مخدومی در بلدہ ممبئی بتاریخ ماہ جمادی الاول باہتمام قاضی ابراہیم
صاحب بن حاجی نور محمد صاحب سلمہما اللہ تعالی حلیہ طبع پوشید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی علی فی ارتفاع مجدہ عن اغراض الہمم وجل باتساع رفدہ عن اعتراض التہم وجلا قلوب اولیائہ بینابیع الحکم وھدا ھم بنور انبیائہ بارشاد لعم علی صنوف النعم حمدا یتصنق باحصائہ حروف الکلم اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ شہادۃ تشفی القلوب من السقم وتکفی المرھوب النقم واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ نقلہ فی اطہر صلب واطیب رحم واختصہ باحسن الاخلاق و الشیم وارسلہ الی العرب والعجم وجعل امتہ خیر الامم فنفی الاسماع من الصمم اللہم صل وسلم علی سیدنا محمد وعلی الہ وصحبہ اھل الفضل والکرم اما بعد

کہتا ہے فقیر حقیر احقر العباد خادم العلماء زمان خوشہ چین ارباب علم یقین گنہگار امیدوار مغفرت پروردگار محمد عبد الحکیم قادری دہلوی خلف مولوی محمد عبد الرحیم شہید نور اللہ مرقدہ ونسیبہ فرید الدہر وحید العصر عمدۃ العلماء افضل الفضلاء زبدۃ الکاملین نخبۃ العاشقین ناصر الملۃ النبویۃ محی الطریقۃ المرتضویۃ حاج الحرمین الشریفین زادھما اللہ شرفا وتعظیما قادری نقشبندی سہروردی چشتی مداری اعنی جناب مولانا وھادینا وجدنا واستاذنا مولانا محمد حاجی قاسم دہلوی طاب اللہ مثواہ وجعل الجنۃ مثواہ جو کہ بیچ اس زمانے کی بعض مردم عوام سے بسبب اختلاف درمیان علما کے چند مسائل بیچ احوال اموات کے اور رواج بعضے رسومات کا کہ بعد ممات کے کرتے ہیں

ہیں

اور طلب جوابات اونکی کا کیا لہذا اس فقیر نے اون سایلون کو ہمراہ جوابون اونکی کے ازروی احادیث اور روایات معتبرہ کی ساتھہ نقل حدیث اور روایات کے اور نام کتاب کا کہ جس سے حدیث اور روایات نقل کی واسطے ازدیاد اعتقاد عوام کے چنانچہ تفصیل کتابون منقول کی یہہ ہے

١ شرح برزخ ٢ فتاوی غرایب ٣ خزانۃ الروایات ٤ عین العلم ٥ بحر الرایق ٦ خانیہ ٧ فتاوی ملتقط ٨ تحفۃ الغاسلین ٩ جامع المتفرقات ١٠ تحفہ حسنی ١١ مشکوۃ شریف ١٢ تفسیر امام عجل ١٣ فتاوی جوہرہ ١٤ شرح مشکوۃ ١٥ شرح عبدالحق ١٦ حنیۃ المزیدین ١٧ شرح صدور ١٨ تجنیس ١٩ فتاوی عالمگیری ٢٠ غنایہ سراجی ٢١ شرح ہدایہ ٢٢ کفایہ شعبی ٢٣ فتاوی کبری ٢٤ مضمرات ٢٥ تاتارخانیہ ٢٦ جامع الجوامع ٢٧ ملتقط الاحیا ٢٨ سراج ٢٩ انوار ٣٠ طیبی ٣١ تتمہ ٣٢ کتاب تہذیب ٣٣ فتاوی خزانہ ٣٤ کتاب اذکار ٣٥ مختصر ٣٦ فتاوی نوادر ٣٧ فتاوی نوادر ٣٨ روضۃ ٣٩ فتاوی ٤٠ دستور القضات من فتاوی نسفیہ ٤١ کفایۃ المجالس ٤٢ شارح مصالح حنفیہ ٤٣ نصاب الاحتساب ٤٤ رسالہ محمد شافع ٤٥ سراجی ٤٦ سراجیہ ٤٧ تصنیف شیخ بن ہمام کبری ٤٨ منشور سیوطی ٤٩ تفسیر کبیر ٥٠ جامع الاصول ٥١ کنز العباد ٥٢ شرح طریقہ محمدیہ ٥٣ فتاوی قاضی خان ٥٤ طوالع الانوار ٥٥ شرح در المختار ٥٦ فتح المتعال ؛

پہلے بطور استفتاء کی لکھہ کر بیچ خدمت علمائے شہر کے حاضر کیا غرض سب علمائے شہر نے بخوبی تمام ملاحظہ فرمایا اور پسند کرکے ساتھہ مواہیر اپنی کے مزین کیا پھر اس حقیر نے ؛ کہنے بار بار بعضے اشخاصون کی سے اسکو بطور رسالے کے ساتھہ ترجمہ اردو کے جمع کیا تاکہ مومنین عوام کو ساتھہ اسکے نفع ہو اور تاریکی جہل سے بیچ روشنائی علم کے آوین اور بیچ حدیث اور روایات کو اوپر عمل اپنی کے حجت اور دلیل مستحکم بکڑین اور اس فقیر کو ساتھہ دعا خیر کے یاد رکہیں اور نام اس رسالہ کا **تلک عشرۃ کاملۃ** رکھا واللہ لعبدی الی الرشاد والیہ المبداء والمعاد **مسئلہ اول** کفنی کہ واسطے مردو نکی لکھتے ہین درست ہے یا کنا **جواب** درست ہے اور موجب نجات کا ہے عذاب گور سے چنانچہ

بیچ فصل چھٹی **باب** بیسوین ۲۰ مفتاح الجنان سے لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
ارشاد فرمایا کہ جب مرے کوئی اور اوسکو لپیٹین بیچ کفن کے اور یہہ آیت اور یہہ دعا اوپر کاغذ
کے لکھکے اور اوپر سینہ اوس مردے کے رکھے اللہ تعالی ساتھ برکت اس دعا کے اوپر اوس
مردے کے رحمت کرے اور نزدیک اوسکے فرشتہ رحمت کے آوین اور سندس اور استبرق
اور فرش جنت کے اوپر اوسکے کھولین اور اس مردہ کو عذاب گور نہ ہو برکت اس دعا کے سبب
اور وہ دعا یہہ ہے رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ
ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ ٥ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ فَاصْبِرْ
فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْاٰنَ
الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ
الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ٥ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ وَ
وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِيْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا اِنَّ
مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ اور بیچ حدیث کے ہے رسول خدا سے
جو کوئی اس دعا کو لکھے اور اوپر سینے مردے کے رکھے حق تعالی عذاب گور کو دفع کرے ساتھ
فضل اپنی کے دعا یہہ ہے سُبْحَانَكَ اَنْتَ رَبِّيْ اَنَا عَبْدُكَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ بِرَحْمَتِكَ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ١ و وکفایہ
شعبی مین ہے اِنَّهٗ اَوْصٰى اِلٰى اِبْنِهٖ اِذَا مُتُّ وَغُسِلْتُ فَاكْتُبْنِيْ فِيْ جَبْهَتِيْ وَصَدْرِيْ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قلت فَفَعَلْتُ ذَالِكَ ثُمَّ رَاَيْتُهٗ فِي الْمَنَامِ وَسَاَلْتُ عَنْ حَالِهٖ
فَقَالَ اُوْضِعْتُ فِي الْقَبْرِ جَاءَتْنِيْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَلَمَّا رَاَوْ مَكْتُوْبًا عَلٰى جَبْهَتِيْ وَصَدْرِيْ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اٰمَنْتُ مِنَ الْعَذَابِ ترجمہ

ایک مردنے بیچ حالت مرض کے بیٹے اپنے کو وصیت کی کہ جب مین مرون اور غسل دیا
جاؤن چاہیے کہ اوپر پیشانی اور اوپر سینہ میرے کے بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھیو
کہا بیٹے نے پس بجالایا مین یہہ وصیت پھر دیکھا مین نے باپ کو خواب مین اور پوچھا مین نے
حال اسکے سے کہا جسوقت رکھا تونے میرے تئین بیچ گور کے فرشتے عذاب کے آئے میرے
پاس جب لکھا دیکھا بیچ پیشانی اور سینہ میرے کے بسم اللہ الرحمن الرحیم مامون ہوا مین
اور سوا اسکے بیچ درالمختار وغیرہ کے لکھا ہے **مسئلہ ۲** تصدق طرف میت کیے سے واسطے
غربا اور فقرا اور مساکین کے کیا حکم رکھتا ہے **جواب** مسنون اور مستحب ہے اسواسطے
کہ یہہ صدقہ ہے اور صدقہ میت کے طرف سے سنت ہے اور موجب نجات کا ہے عذاب گور سے
چنانچہ بیچ کتاب شرح برزخ کی حدیث نقل کی۔ **روی** انہ علیہ السلام قال تفدوا
امواتکم من ملائکۃ القبر ولو بشق تمرۃ وتصدق فی الروح المیت قبل الدفن لیکون
ذالک فدیۃ لہ من ایدی ملائکۃ العذاب **ترجمہ** یعنے روایت کی گئی ہے تحقیق
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فدیہ دو مردون اپنے کے تئین فرشتون قبر سے
اگرچہ آدھی کھجور ہو اور صدقہ دو تم واسطے روح مردہ کے اول دفن کرنے سے تو کہ ہو یہہ فدیہ
واسطے اوسکے ہاتھون فرشتون عذاب سے اور بھی بیچ فتاوی غرایب کے کہا لایاتی علی
المیت لیلۃ اشد من اول لیلۃ فارحموا موتاکم بشیء من الصدقۃ **ترجمہ**
نہین آتی اوپر مردہ کے سخت تر پہلی رات سے پس رحم کرو واسطے مردون اپنے کے ساتھ
کسی چیز کے صدقہ سے اور بیچ خزانۃ الروایات کے ہے ویتصدق الولی قبل مضی اللیل
بشیء **ترجمہ** اور صدقہ دیوے ولی پہلے گذرنے رات سے ساتھ کسی شی کے صدقہ سے اور
درمیان بحرالرائق کے نقل کیا فتاوی خانیہ سے ان یتخذ اہل المیت طعاما للفقراء لکان
حسنا ان کانوا بالغین وان کانوا فی الورثۃ صغیر لم یتخذ ذالک من الترکۃ **ترجمہ**
اگر لیوے اہل میت طعام کو واسطے فقرا کے البتہ ہو بہتر اگر ہووے اولاد بالغ اور اگر ورثہ مین ہو

صغیر تو یہ نہ لیا جاوے طعام ترکیسے تمام ہوئے کلام اوسکے **مسئلہ** ہمراہ مردے کے
جو توشہ لیجاتے ہین درست ہے یا نہین اگر درست ہے تو مستحق اوسکا کون ہے **جواب**
درست ہے اور مستحق اوسکے حاملان جنازہ اور گورکن ہین چنانچہ بیچ فتاوی ملتقط کے ہے
اَهلُ المُصِیبَةِ لَو حَمَلُوا الطَّعَامَ خَلفَ الجَنَازَةِ عِندَ قَبرِہٖ وَهُوَ حَقُّ الحَامِلِینَ وَالحَافِرِینَ
وَاَیضًا فِیهِ یَحِلُّ اَکلُهُ لِعُمُومِ البَلوٰی نقل کیا اس روایت کو بیچ زاد اللبیب کے ترجمہ اوسکا
یہ ہے کہ اہل مصیبت اگر اوٹھاوین طعام کو پیچھے جنازہ کے نزدیک قبر اوسکی کے پس وہ حق ہے
حاملان جنازہ کا اور گورکندون کا اور بیچ اسی مین ہے کہ حلال ہے کہانا اسکا سبکو اور بیچ تحفة
الغاسلین اور جامع المتفرقات کے ہے کہ طعام میکہ عقب جنازہ می برند حلال ست خوردن او وعلیہ
الفتوی اور بیچ تحفہ حسینی کے کہا بالا قبر گورستان بردن ممنوع ست پس باید کہ بیرون
گورستان قسمت کنند آنرا ودرعرف توشہ می گویند حلال ست اکل او حاملان وحاضران را یعنے
وہ طعام کہ پیچھے جنازہ کے لیجاتے ہین حلال ہے کہانا اوسکا اور اوپر اوسکے ہے فتوی لیکن
بالائی قبر گورستان کے لیجانا ممنوع ہے پس چاہیئے کہ باہر گورستان کے بانٹین اور
اوسکو بیچ عرف کے توشہ کہتے ہین حلال ہے کہانا اوسکا حاملان جنازہ اور گورکندون کو ؛
مسئلہ وقت دفن کرنے مردکے مٹھیان مٹی کی اور سنگ ریزے ڈالتے ہین اور
آب پاشی کرتے ہین کیا حکم ہے جایز یا مسنون یا مستحب ہے **جواب** مسنون اور
مستحب ہے اسواسطے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور کیا چنانچہ بیچ مشکوۃ شریف
کے ہے ؛ **عن** جَعفَرِ ابنِ مُحَمَّدٍ عَن عَبدِ اللہِ مُرسَلًا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ
حَثّٰی عَلَی المَیِّتِ ثَلٰثَ حَثَیَاتٍ بِیَدَیهِ جَمِیعًا وَاَنَّهٗ رَشَّ عَلٰی قَبرِ ابنِهٖ اِبرَاهِیمَ
وَوَضَعَ عَلَیهِ حَصبَاءَ **ترجمہ** یعنے روایت ہے جعفر بیٹے محمد سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے مشت گل کی ڈالی اوپر مردے کے تین مشت ساتھ دونون ہاتھون اپنی کے ملاکر اور تحقیق
علیہ السلام نے پانی چھڑکا اوپر قبر ابراہیم بیٹے اپنے کے اور رکھے اوسپر ڈھیلے اور امام عجلی نے

بیچ نفیرانی کے کہا قولہ حثی علی المیت هذا الحدیث یدل علی انه سنة لکل
واحد یکونون علی راس القبر یحثو اثلث حثیات من التراب فی القبر بعد نصب
اللبنات علی اللحد وعلی ان رش القبر بالماء ووضع الحصاء وهو الحجار الصغار
علی القبر سنة . **ترجمہ** یعنے قول اسکا حثی علی المیت . یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر
کو تحقیق سنت ہی واسطے ہر ایک کے اونہوں میں سے جو کہ حاضر ہوں قبر پر یہہ کہ ڈالین تین مٹھیاں
خاک سے بیچ قبر کے بعد بناؤ کے اور کا تحقیق چھڑکنا قبر کو ساتھ پانی کے اور رکھنا روڑوں کا
کہ وہ پتھر ہیں چھوٹے اوپر قبر کے سنت ہے اور اصحاب نے بھی اوپر قبر پیغمبر علیہ السلام کے آب
پاشی کروائی ہے اور یہہ بھی بیچ مشکوٰۃ کے جعفر سے مروی ہی **عن** جعفر بن محمد
قال رش قبر النبی صلی الله علیه وسلم وکان الذی رش الماء علی قبره بلال بن
رباح بقربة بدء من قبل رأسه حتی انتهی الی رجلیه **ترجمہ** کہا جعفر بیٹے
محمد نے چھڑکی گئی قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھا چھڑکنے والا بلال بن رباح ساتھ
مشک اپنے کے کہ شروع کیا سر سے دونو قدم تک آپ کے اور بیچ فتاوی جوہرہ کے ہی یستحب
لمن یشهد دفن میت ان یحثو فی قبره ثلث حثیات من التراب بیدیه جمیعا ویکون
من قبل راس المیت ویقول فی الحثیة الاولی منها خلقناکم وفی الثانیة وفیها نعیدکم
وفی الثالثة ومنها نخرجکم تارة اخری **ترجمہ** یعنے مستحب ہی واسطے اون لوگوں کے
جو حاضر وقت دفن کرنے میت کے ہوں یہہ کہ ڈالیں درمیان قبر اوس مردہ کے تین مٹھیں خاک کے
ساتھ دونوں ہاتھوں اپنی کے اور ہو ڈالنا طرف سر میت کے سے اور کہے بیچ مٹھی اول کے
منها خلقناکم اور درمیان دوسری کے وفیها نعیدکم اور اندر تیسری کے ومنها نخرجکم تارة
اخری اور بیچ شرح مشکوٰۃ شیخ عبد الحق دہلوی کی ہے درمیان تفسیر حدیث جعفر کی:
قوله رش قبر النبی صلی الله علیه وسلم وذلك لمصلحة راها الاصحاب والعلة فی
رش قبر غیره علیه السلام التفاول بنزول الرحمة وغسل الخطایا وعلا ایضا

بِاَنَّهٗ يُمْسِكُ التُّرَابَ الْقَبْرِ ترجمہ قول اوسکا کہ پانی چھڑکا گیا قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور یہہ واسطے اس مصلحت کے تھا کہ دیکھا اوسکو اصحاب نے اور سبب بیچ چھڑکنے قبر غیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نیک فالی ہے بیچ نزول رحمت کے اور وہونا خطایا کا اور علت کیا گیا ہے ساتھ اسکے کہ تحقیق پانی روکتا ہے مٹی کو قبر کی اور بیچ جنتہ المریدین کے ہے کہ جب ہموارہ کرین قبر کو پانی سر سے پیر تک ڈالین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا پانی چھڑکنا موجب نجات کا ہے عذاب گور سے **مسئلہ** اذان کا کہنا بعد دفن میت کے حرام ہے یا مکروہ یا جایز **جواب** نہ حرام ہے نہ مکروہ بلکہ جایز ہے اسواسطے کہ اگر حرام ہوتا تو نزدیک امام شافعی رح کے کیون بعد از انزال مردے کے بیچ قبر کے اذان جایز ہوتی اور چنانچہ موحدان جدید نے بھی اپنی رسالہ مین جواز اذان بعد دفن میت کے حوالہ شافعی کا دیا ہے دوسری یہہ کہ بیچ اذان کے ذکر ہے وَكُلُّ ذِكْرٍ دُعَاءٌ اور جو ذکر ہے دعا ہے اور تیسرے یہ کہ اذکار اوپر قبر اموات کے بطور تلقین اور غیر تلقین کے علی سبیل العموم بیچ احادیث کے آیا ہے چنانچہ درمیان مشکوۃ شریف کے ہے جابر رضی اللہ عنہ سے قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رض حِيْنَ تُوُفِّيَ صَلّٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُضِعَ فِي قَبْرِهٖ وَسُوِّيَ عَلَيْهِ سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَبَّحْنَا طَوِيْلًا ثُمَّ كَبَّرَ فَكَبَّرْنَا فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ سَبَّحْتَ ثُمَّ كَبَّرْتَ قَالَ تَضَايَقَ عَلٰى هٰذَا الْعَبْدِ الصَّالِحِ قَبْرُهٗ حَتّٰى فَرَّجَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ قَالَ الطِّيْبِيُّ حَتّٰى مُتَعَلِّقٌ بِمَحْذُوْفٍ اَيْ مَا زِلْتُ اُكَبِّرُ وَتُكَبِّرُوْنَ وَاُسَبِّحُ وَتُسَبِّحُوْنَ حَتّٰى فَرَّجَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنْتَهٰى وَالْاَنْسَبُ تَقْدِيْمُ التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ عَلٰى هٰذَا الْاِطْفَاءِ الْغَضَبِ الْاِلٰهِيِّ وَلِذَا وَرَدَ التَّسْبِيْحَاتُ وَالتَّكْبِيْرَاتُ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْحَرِيْقِ ترجمہ یعنے کہا جابر نے تھا مین ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف سعد بن معاذ کے وقتیکہ فوت ہوئے وہ پس جب نماز پڑہی اوپر انکے صلی اللہ علیہ وسلم نے اور رکھا اونکو بیچ قبر کے اور ہموارہ کی قبر اونکی تسبیح پڑہے اوپر اونکے صلی اللہ علیہ وسلم نے پس تسبیح کہی ہمنے طویل پھر تکبیر کہی پس کہا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسواسطے تسبیح پڑہے آپنے پھر تکبیر کہی آپنے

فرمایا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس تنگی گی تھی اوپر اوس بدبخت کے قبر اوسکے نے یہاں تک کہ کشادہ اور فراخ کردیا قبر کو خدا نے اوس کے روایت کی اوسکو احمد نے اور ملا علی قاری نے درمیان شرح کے لکھا اور کہا طیبی نے حتی کا متعلق محذوف ہے ای ما زلت تکبیر کہتے تھے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تکبیر کہتے تھے صحابہ اور تسبیح کہتے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور تسبیح کہتے تھے صحابہ حتی کے فراخ کردی اوسکو اللہ تعالیٰ نے اور مناسب تر ہے تقدیم تسبیح اور تکبیر کے اوپر بجھانے اس غضب خدا کے اور اسیواسطے استحباب آیا ہے تسبیح اور تکبیر کا وقت دیکھنے آگ کے **وعن**

ابی امامۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا مات احد من اخوانکم فسویتم التراب علیہ فلیقم احدکم علی راس القبر ثم الیقل یا فلان بن فلان فانہ یسمعہ ولا یجیب ثم یقول یا فلان ابن فلان فانہ یستوی قاعدا ثم یقول یا فلان ابن فلان فانہ یقول ارشدنا رحمک اللہ ولکن لا تشعرون فلیقل اذکر ما خرجت علیہ من الدنیا شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وانک رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا وبالقرآن اماما فان منکرا ونکیرا یاخذون واحدا منہما بید صاحبہ ویقول انطلق بنا فانا لا نقعد عند من لقن حجتہ فیکون اللہ حجیجہ دونہما قال رجل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان لم یعرف امہ قال تنسبہ الی حوا ویقول یا فلان ابن حوا نقل الحدیث فی مشرح الصدور ترجمہ یعنے روایت ہے ابی امامہ سے کہ فرمایا پیغمبر خدا نے جسوقت کہ مرے کوئی بھائی تمہارے سے پس برابر کرو تم مٹی کو اوپر اوسکے پس چاہیے کھڑا ہو ایک تمہاری سے قبر پر اور کہوے اے فلان بیٹے فلان کی پس سنتا وہ مردہ سنتا ہے اور جواب نہیں دیتا پھر کہتا ہے اے فلان بن فلان پس تحقیق وہ مردہ سیدھا ہو بیٹھتا ہے پھر کہتا ہے کہ فلان بیٹے فلانی کے پس مردہ کہتا ہے ارشاد کرو ہمکو رحمت کرے خدا تجھکو اور لیکن تمکو شعور نہیں پس چاہیے کہ کہوے یاد کر اوس چیز کو کہ باہر نکلا تو اوپر اوسکے دنیا سے ساتھ اس شہادت کے کہ تحقیق نہیں کوئی

معبود مگر خدا اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندہ اوسکا ہے اور تحقیق تو راضی ہوا ساتھ خدا کے ازروے رب ہیکے اور ساتھ اسلام کے ازروی دین کے اور ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ازروی نبی ہیکے اور ساتھ قرآن شریف کے ازروی امام کے پس تحقیق منکر نکیر پکڑتے ہین ایک انہون مین سے ہاتھ صاحب اپنے کو اور کہتے ہین چلو ساتھ ہمارے نہین بیٹھتے ہم پاس اوس شخص کے کہ تلقین کی گئی حجت اوسکی پس ہوتا ہے خدا حجت اوسکے آگے اون دولون کے کہا ایک مرد نے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس اگر نجانے ہم ماں اوسکی فرمایا نسبت کرا وسکو ساتھ حوا کے نقل کیا اس حدیث کو بیچ شرح صدور کے اور نووی نے بہی ساتھ اتفاق علما کے اوپر استحباب تلقین کے کہا قَالَ النَّوَوِيُّ اتَّفَقَ كَثِيرٌ مِّنْ أَصْحَابِنَا عَلَى اسْتِحْبَابِ التَّلْقِينِ مِنْهُمُ الْقَاضِي حُسَيْنٌ نَصَّ فِي تَعْلِيقِهِ وَنَقَلَهُ عَنِ الْأَصْحَابِ مِنْهُمْ أَبُو سَعِيدٍ الْمُتَوَلِّي فِي التَّتِمَّةِ وَالشَّيْخُ أَبُو الْفَتْحِ نَصْرٌ الْمَقْدِسِيُّ وَالْإِمَامُ الرَّافِعِيُّ وَغَيْرُهُمْ وَقَالَ النَّصْرُ فِي كِتَابِ التَّهْذِيبِ إِذَا دُفِنَ الْمَيِّتُ تَقِفُ عَلَى رَأْسِ الْقَبْرِ وَيَقُولُ **ترجمہ** کہا امام نووی نے کہ متفق اکثر اصحاب ہمارے ہیے اوپر استحباب تلقین کے ان مین سے ایک قاضی حسین ہے کہ لکھا تعلیق اپنی مین اور نقل کیا اوسکو اصحاب اور یاروں سے کہ ان مین سے ابو سعید متولی ہے کہ بیان کیا اوسنے تتمہ مین اور شیخ ابو الفتح نصر نے کتاب تہذیب مین کہ جب کہ دفن ہو چکے میت ٹہیرے سرہانے قبر کے اور کہوے يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ اُذْكُرِ الْعَهْدَ الَّذِي خَرَجْتَ عَلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا بِشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ قُلْ رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَبِالْكَعْبَةِ قِبْلَةً وَبِالْقُرْآنِ إِمَامًا وَبِالْمُسْلِمِينَ إِخْوَانًا رَبِّيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ نَقَلَ هٰذَا فِي الطِّيبِيِّ وَيُسْتَحَبُّ تَلْقِينُ الْمَيِّتِ عَقِيبَ الدَّفْنِ وَالدُّعَاءُ لَهُ **ترجمہ** یعنے مستحب ہے تلقین مردی کی پیچہے دفن کے اور دعا واسطے اوسکے اور سواے ازین بیچ فتاوی خزانہ کی کہا کہ زاہد صفار نے بیچ کتاب تلخیص الادلہ کے استحباب تلقین کا بیان کیا اور کہا مَنْ لَمْ يُلَقِّنْ فَهُوَ عَلَى الْاِعْتِزَالِ وَبَيَانُ ذٰلِكَ فِي التَّلْخِيصِ **ترجمہ**

یعنے جو کوئی تلقین نہ کرے وہ اوپر مذہب معتزلہ کے اور پورا بیان اوسکا بیچ تلخیص کے ہے ۔ **مسئلہ ۶**
جلوس واسطے مصیبت کے اندر گھر کے یا درمیان مسجد کے تاکہ آدمی آوین اور تعزیت کرین درست ہے
یا نہین ۔ **جواب** درست ہے اسواسطے کہ بیچ فتاوی ظہیریہ کے ہے لا بأس لاهل المصيبة ان
يجلسوا في البيت او في المسجد ثلثة ايام والناس ياتونهم ويعزونهم **ترجمہ** یعنے مضایقہ
نہین واسطے اہل مصیبت کے یہ کہ بیٹھین بیچ گھر کے یا مسجد مین تین دن اور آدمی آوین پاس اونکے اور تعزیت
کرین اونکو اور بیچ فتاوی غرایب کے ہے قال اهل الحق اذا اصيب المسلم مصيبة تقعد صاحبها
والناس معه للتعزية متعظمين للميت الذي خلا منه المصلاه واثار اسلامه وبركة
عبوديته ويتحازنوا على ما دخل النقص في عدد المسلمين واهل التعبد ويكونون غير
مهجوعين واسعى ان يقرء القرآن متوجهين الى القبلة ولا يشتغلون بما لا يعنيهم سيما
القيام للجائي فانه محذور لان حرمة القرآن كحرمة الصلوة ويجلس في البيت ولا بأس
ان يجلس في المسجد ياتيه الناس وقد جلس رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد لما
قتل جعفر وزيد بن حارثة وابن رواحة والناس ياتونهم **ترجمہ** کہا اہل الحق نے جس وقت
پہنچی کسی مسلمان کو مصیبت بیٹھے صاحب اوس مصیبت کا اور لوگ ساتھ اوسکے واسطے تعزیت کے بزرگی
کرنیوالے واسطے میت کے کہ خالی ہوئی اوس سے نمازگاہ اوسکے اور آثار اسلام اوسکی کے اور غم کرے
اوپر اس بات کے کہ داخل ہوا نقصان بیچ عدد مسلمانون کے اور اہل عبادت کے اور رہوین نہ ہجوع کرنیوالی
اور کوشش کرین یہہ کہ پڑھین قرآن کو متوجہ ہو کر طرف قبلہ کے اور نہ ہوین مشغول ساتھ باتون لا
یعنے کے خصوصاً کھڑا ہونا واسطے اینوالی کے پس تحقیق وہ محذور ہے اسواسطے کہ حرمت قرآن کی مثل
حرمت نماز کے ہے اور بیٹھے بیچ گھر کے اور مضایقہ نہین اگر بیٹھے مسجد مین تاکہ آوین پاس اوسکے
آدمی اور تحقیق بیٹھے بیچ مسجد کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب قتل کئے گئے جعفر اور زید بیٹا
حارثہ اور بیٹا رواحہ کا اور آدمی آتے تھے نزدیک جناب رسول مقبول علیہ السلام کے ۔ **مسئلہ ۷**
تیسرے دن کہ ختم قرآن کا کرتے ہین جو بیچ عرف کے سیوم مشہور ہے واسطے میت کے درست ہے

اور ثواب اوسکا میت کو پہونچتا ہے یا نہیں **جواب** درست ہے اور ثواب اوسکا میت کو پہونچتا
ہے چنانچہ درمیان تجنیس کے ہے لَوْ صَلّٰی اَوْ صَامَ اَوْ اَعْتَقَ اَوْ فَعَلَ شَیْئًا مِنَ الْقُرُبَاتِ لِیَصِلَ ثَوَابُہٗ
اِلَی الْمَیِّتِ یَجُوْزُ وَیَصِلُ اِلَیْہِ یُعْتَبَرُ بِھٰذِہِ النِّیَّۃِ وَالْعَمَلُ فِی الْاِیْصَالِ اِنْتَھٰی یعنے
اگر نماز پڑھے کوئی یا روزہ رکھے یا ازاد بردہ کرے یا کوئی خیر کرے تقربات سے تاکہ پہونچے طرف
میت کے ثواب اوسکا جایز ہے اور پہونچتا ہے طرف میت کے اور معتبر ساتھ اسی نیت کے ہے
اور عمل بیچ ایصال کے ہے انتہی اور یہی شیخ جلال الدین سیوطی نے کہ اجلہ علما سے ہے بیچ کتاب
شرح صدور اپنی کے ساتھ تفصیل کے نقل کی ہے اور کہا اتفاق جمہور سلف اور آیمہ ثلاثہ کا اوپر وصول
کے ہے عبارت اوسکی یہ ہے فَصْلٌ فِی الْقِرَاءَۃِ لِلْمَیِّتِ اِخْتَلَفُوْا فِیْ وُصُوْلِ ثَوَابِ الْقِرَاءَۃِ
لِلْمَیِّتِ فَجُمْھُوْرُ السَّلَفِ وَالْاَئِمَّۃِ الثَّلٰثَۃِ عَلَی الْوُصُوْلِ **ترجمہ** یعنے فصل ہے بیچ بیان قراۃ
قرآن کے واسطے میت کے اختلاف کیا گیا ہے بیچ پہونچنے ثواب قراۃ کے واسطے میت کے پس جمہور
السلف اور ایمہ ثلاثہ متفق ہیں اوپر پہنچنے کے اَیْضًا فِی الْبَابِ الرَّابِعِ عَشَرَ مِنْ فَتَاوٰی عَالَمْگِیْرِی
فِی الْحَجِّ عَنِ الْغَیْرِ الْاَصْلُ فِیْ ھٰذَا الْبَابِ اَنَّ الْاِنْسَانَ لَہٗ اَنْ یَّجْعَلَ ثَوَابَ عَمَلِہٖ لِغَیْرِہٖ صَلٰوۃً
کَانَ اَوْ صَوْمًا اَوْ صَدَقَۃً اَوْ غَیْرَھَا کَالْحَجِّ وَقِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ وَالْاَذْکَارِ وَتَلْقِیْنِ الْمَوْتٰی وَجَمِیْعِ
اَنْوَاعِ الْبِرِّ کَذَا فِیْ غَایَۃِ سِرَاجِیْ شَرْحِ ھِدَایَۃ **ترجمہ** درمیان باب چودہوین فتاوی عالم
گیری کے ہے بیچ بیان حج کرنیکے غیر شخص کے طرف سے کہ تحقیق انسانکو جایز ہے کہ یہہ گردانے ثواب عمل اپنے کو
واسطے غیر کے نماز ہو نفل یا روزہ یا صدقہ یا سوا اسکے مانند حج اور قراۃ قرآن کے اور مانند اذکار کے
اور تلقین مردے کی اور تمام انواع برکت سے ایسا ہے بیچ غایت سراجی شرح ہدایہ کے وفی الکفایہ
الشعبی عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا
تَصَدَّقَ الرَّجُلُ بِنِیَّۃِ الْمَیِّتِ اَمَرَ اللّٰہُ جِبْرِیْلَ اَنْ یَّحْمِلَ اِلٰی قَبْرِہٖ مَعَ سَبْعِیْنَ اَلْفَ
مَلَکٍ فِیْ یَدَیْ کُلِّ مَلَکٍ طَبَقُ نُوْرٍ فَیَحْمِلُوْنَ اِلٰی قَبْرِہٖ فَیَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا
وَلِیَّ اللّٰہِ ھٰذِہٖ ھَدِیَّۃُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ اِلَیْکَ یَتَلَأْلَاءُ قَبْرُہٗ وَاَعْطَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَلْفَ

مدینۃ فی الجنۃ وزوجہ الف حور والبسہ الف حلۃ وقضی لہ الف حاجۃ **ترجمہ**
درمیان کفایہ شعبی کی ہے جب تصدق کرتا ہے مرد ساتھ میت مردکی حکم کرتا ہے خدا جبرئیل کو کہ
اوٹھائے طرف قبر اوسکی کے ساتھ ستر ہزار فرشتوں کے کہ ہوتا ہے ہاتھ بیچ ہر فرشتہ کے طباق نور کا
پس اوٹھاتا ہے طرف قبر اوس مردکی پس کہتا ہے السلام علیک یا ولی اللہ یہ تحفہ ہے فلان بیٹے
فلانیکے طرف سے طرف تیرے پس پرنور ہوتی ہے قبر اوسکی اور دیتا ہے اوسکو خدا تعالی ہزار
شہر بیچ جنت کے اور ستر ہزار حورین اور پہناتا ہے اوسکو ہزار حلہ اور روا کرتا ہے اوسکے ہزار حاجتین
اور بیچ فتاوی کبری کے ہے کہ یتصدق عن المیت او یدعی لہ بعث اللہ تعالی الی المیت
علی اطبق من نور **ترجمہ** اگر صدقہ دیا جاتا ہے طرف مردکے یا دعا کی جاتی ہے واسطے اوسکے
بھیجتا ہے خدا طرف مردکی اوپر طبق کے نور سے اور بیچ فتاوی نوادر کے ہے طاعت ساتھ
مرد اور زندے کے بخشنے روا ہے اور بیچ فتاوی مضمرات کے ہے ملتقط الملخص سے کہ کسی مرد نے
آزاد کیا بردہ طرف باپ کے سے السنب ہے اور ثواب واسطے باپ اوسکی کے ہے بغیر ناقص
ہوئے ثواب بیٹے کے سے اسی طرح صدقات اور دعوات واسطے ماں اور باپ کے اور سب مسلمانونکے
اور بیچ فتاوی تاتارخانیہ کے ہے درمیان کتاب البرکات کے اندر فصل چھٹی کے جامع الجوامع سے
الافضل لمن یتصدق نفلا ان ینوی جمیع المؤمنین والمؤمنات لانھا یصل الیھم
ولا ینقص من اجرہ شیئ **ترجمہ** یعنے افضل ہے واسطے اوس شخص کے جو تصدق کرتا ہے نفل کو
یہ کہ نیت کرے تمام مؤمنین اور مؤمنات کے اسلئے کہ مقرر وہ صدقہ پہنچتا ہے طرف اونکے اور کم
نہین ہوتی اجر اور ثواب بخشنے والے سے کوئی چیز فی الملتقط الاحیاء قال بعض السلف الدعاء
للاموات بمنزلۃ الھدایا للاحیاء فیدخل الملک علی المیت مع طبق من نور فیقول ھذہ
ھدیۃ لک من عند قریبک فلان یفرح المیت بذالک کما یفرح الحی بالھدیۃ **ترجمہ**
یعنے درمیان ملتقط الاحیاء کے ہے کہ کہا بعض سلف نے کہ دعا واسطے اموات کے بمنزلہ ہدایہ کے
ہے واسطے زندون کے پس داخل ہوتا ہے فرشتہ میت پر ساتھ طبق نور سے پس کہتا ہے یہ ہہ

تجھ سے تیرے واسطے پاس فلانے اقربا تیرے سے پس خوش ہوتا ہی
وہ مردہ جیسا کہ خوش ہوتا ہے زندہ ساتھ ہدیہ کے مگر مقرر کرنا
روز سیوم کا واسطے تعزیت کے اس سبب سے ہی +++ کہ دن سیوم منتہی ایام تعزیت کا ہی ابتدا
موت سے تین دن تک اور زیادہ اوس سے مکروہ ہی مگر یہہ کہ معزی علیہ غایب ہو چنانچہ بیچ
سراج کے کہا وَقْتُهَا اَيْ وَقْتُ التَّعْزِيَةِ مِنْ حِيْنٍ يَمُوْتُ اِلٰى ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَيُكْرَهُ بَعْدَ
هَا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ الْمُعَزّٰى عَلَيْهِ غَائِبًا فَلَا بَاْسَ بِهَا وَهِيَ بَعْدَ الدَّفْنِ اَوْلٰى مِنْهَا
اَنْ يَكُوْنَ قَبْلَهُ وَهٰذَا اِذَا لَمْ يُرَ مِنْهُمْ جَزَعٌ شَدِيْدٌ فَاِنْ رَاٰى ذَالِكَ قُدِّمَتِ التَّعْزِيَةُ
ترجمہ یعنے وقت تعزیت کا اوس وقت سے ہی کہ مرے مردہ تین روز تک اور مکروہ ہی بعد
اوسکے الا یہ کہ معزی علیہ غایب ہو پس مضایقہ نہین ہے ساتھ اوسکے اور وہ بعد دفن کے انسب ہے
اس سے کہ پہلے ہو دفن کرنے سے اور یہہ جب ہے کہ دیکھا نہ جاوے اون مین سے جزع شدید پس اگر
دیکھا جاوے جزع و فزع مقدم کی جاوے تعزیت اوپر دفن کے اور درمیان کتاب انوار کے ہے
اَلتَّعْزِيَةُ سُنَّةٌ وَالْجُلُوْسُ لَهَا فِيْ مَوْضِعٍ مُعَيَّنٍ كَرَاهِيَةٌ وَبَعْدَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ تَقْرِيْبًا وَيُكْرَهُ
بَعْدَهُ ترجمہ یعنے تعزیت سنت ہے اور بیٹھنا اوس جگہہ معین کے مکروہ ہے اور درازی کرے
تین روز تک تقریبا اور مکروہ ہے بعد اوسکے اور درمیان فتاوی غرایب کے ہی تَعْزِيَةُ الْحَاضِرَةِ
ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَتَعْزِيَةُ الْغَائِبِ يَوْمٌ وَاحِدٌ وَفَوْقَهَا يُكْرَهُ ترجمہ یعنے تعزیت حاضر کی
تین روز تک ہے اور تعزیت غایب کی ایک روز ہے اور زیادہ اوس سے مکروہ ہے اور آیا
فتاوی اوذجندی مین جو کہ تصنیف ہی ملا علی قاری کی کہ جب وفات پائی ابراہیم فرزند رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے تو دن سیوم کو ایک اعرابی کھجورین اور روٹی جو کی اور دودہ اونٹنی کا لایا اور
رکھا روبرو انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پڑہے انحضرت نے پنج آیت اور سورہ اخلاص تین بار
اور پڑہے فاتحہ اور ہاتھ اٹھائے واسطے دعا کے اور کہا ثواب اسکا میرے فرزند ابراہیم کو پہنچے
اور کہا حضرت نے ابو ذر غفاری سے اسکو تقسیم کر دو لوگون مین پس تقسیم کیا اونہون نے اوس طعام فاتحہ کو

بس

سب لوگوں حاضرین مین پس اس صورت مین فاتحہ روز سیوم بہیئۃ مسطورہ حدیث سے ثابت ہوئی
اور ایسا ہے نقل کیا جامع الفقہ مین ملا صدیق زبیری نے کتب معتبرہ سے اور اسی پر آج تک عمل
ہے اہل مکہ اور مدینہ اور سوای ازین ملک عرب اور عجم کا **مسئلہ ۱۸ اٹھوان** تعین کرنا

اٹھوان مسئلہ

سال کا واسطے جانے کے اوپر قبرون کے اور جمع کرنا اوپر اسکے اور ختم کرنا قرآن کا نزدیک قبروں کے
اور ڈالنا پہولون کا یا چادر پہولون کی اور بوسہ لینا بعضے قبرون کا واسطے زیارت کرنیوالون کے
کیا حکم رکھتے ہین : **جواب** یہہ تمام امور درست ہین اور روایات اور احادیث سے ثابت
ہین لیکن تعین سال کا واسطے جانے کے اوپر قبرون کے پس واسطے اسکے ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم اور خلفاے اربعہ رضہ ہر سال قبرون پر جاتے تھے چنانچہ بیچ منثور سیوطی کے مرقوم ہے
اَخْرَجَ اِبْنُ الْمُنْذِرِ وَابْنُ مَرْدُوْيَه عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاتِيْ قُبُوْرَ اُحُدٍ كُلَّ عَامٍ فَاِذَا نَظَرَهُ الشِّعْبَ سَلَّمَ عَلَى الْقُبُوْرِ الشُّهَدَاءِ :
فَقَالَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ : **ترجمہ** یعنے روایت کی ابن منذر اور ابن
مردویہ نے حضرت انس سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے آتے ہر برس قبرون شہداے احد پر
پس جسوقت نظر کرتے شعب کو سلام کرتے اوپر قبرون شہدا کے پس فرماتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ وَاَخْرَجَ اِبْنُ جَرِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاتِيْ قُبُوْرَ الشُّهَدَاءِ عَلٰى رَاْسِ كُلِّ حَوْلٍ فَيَقُوْلُ سَلَامٌ
عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ **ترجمہ** روایت کی بیٹے جریر نے محمد
ابن ابراہیم سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آتے قبرون شہدا پر ہر برس پس کہتے تھے سلام
علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار اور ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم **فا** اور بیچ تفسیر کبیر کے ہے
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاتِيْ قُبُوْرَ الشُّهَدَاءِ عَلٰى رَاْسِ كُلِّ حَوْلٍ
فَيَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ وَالْخُلَفَاءُ الْاَرْبَعَةُ هٰكَذَا يَفْعَلُوْنَ انتہی
ترجمہ یعنے مروی ہے مقرر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے آتے قبرون شہدا پر ہر برس پس کہتے تھے

السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار اور خلفاء اربعہ اسی طرح کرتے تھے تمام ہوے کلام اسکے لیکن مجمع کرنا اوپر اوسکے پس بنا یہ اوسکے ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ صحابہ کے اوپر قبرون کے جاتے تھے چنانچہ حدیث ابوہریرہ سے معلوم ہوا اسواسطے کہ اوسمین واقع ہے کہ زار النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر امہ فبکی وابکی من حولہ پس لفظ من حولہ دلالت کرتا ہے کہ ہمراہ علیہ السلام کے جماعت کثیر صحابہ کی تھی اسواسطے گرد اگرد ہونا آدمیون کا صریح دلالت کرتا ہے اوپر انبوہ کثیر کے اور بھی حدیث ابن عمر سے کہ قبل اس سے گذرے معلوم ہوتا ہے اسواسطے کہ بیچ اسکے مذکور ہے کہ پیغمبر خدا اوپر قبر مصعب ابن عمیر کی اور یارون اونکے کے گذرے اور توقف فرمایا اور اونکو زندہ فرمایا بہر خطاب ساتھ اصحاب کے ارشاد کیا فزوروھم وسلموا علیہم پس پس یہہ خطاب جمع مذکر کا ہے دلالت کرتا ہے اوپر اسکے کہ ہمراہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جماعت صحابہ کی تھی اور بہی حدیث ابن عباس سے کہ ذکر کی جاویگی معلوم ہوتا ہے اس سبب سے کہ اندر اسکے مذکور ہے کہ پیغمبر خدا اوپر دو قبرون کے گذرے کہ اوس مین عذاب ہوتا تھا اور محبوب خدا نے ایک شاخ کہجور کی لیکے دو ٹکڑے کئے اور دونون قبرون پر رکہے اوسجا مین واقع ہوا قالوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما صنعت ہذا پس لفظ قالوا کہ صیغہ جمع مذکر کا ہے دلالت صریح رکہتا ہے اوپر اسکے کہ ہمراہ آنحضرت صلعم کے جماعت صحابہ کی تھی تنبیہ پس اگر کوئی شخص دن مقرر کرکے ہر سال عرس کرے یا انبوہ کثیر جمع کرے یا دن ٹہرا کر کسی بزرگ کی فاتحہ کرے جیسا کہ یازدہم حضرت محبوب سبحانی کی یا پڑہنا مولود شریف کا درمیان ربیع الاول کے یا فاتحہ دینی اور انبوہ کثیر کو جمع کرنا اور ختم قرآن اور کلمہ طیب پڑہنا اور طعام وغیرہ بارواح جناب سرور کائنات کے بخشنا کچہ مضایقہ نہین ہے بلکہ اولی ہی چنانچہ ما ثبت بالسنہ مین مذکور ہے اولی واحق ما یذکر فیہ ذکر مولدہ ووفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** یعنے اولی اور احق تر ہے وہ کہ ذکر کیا جاوے درمیان ماہ ربیع الاول کے ذکر مولود آنحضرت صلعم اور ذکر وفات پیغمبر خدا علیہ السلام اور اگر دن ٹہرا کر کسی بزرگ یا ولی یا اوستاد یا پیر یا والدین کی قبر پر ساتھ خلقت کثیر کے جاوے اور اسجگہ کہانا

ثواب کرے اور قرآن پڑھے اور مکروہات اور منہیات سے نیچے کچھ مضایقہ نہین بلکہ مستحب
ہے اور جو منع کرے وہ منکر حدیث اور مناع للخیر ہے اسواسطے اگر منع ہوتا تو کیون آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم ساتھ جماعت صحابہ کے جاتے اور خطاب واسطے جمع کے فرماتے فروہم وہم وسلموا علیہم
لیکن ڈالنا پہولون کی چادر کا یا پہولون کا قبر پر اس حدیث سے کہ مضمون اوسکا مجملا مرقوم ہو چکا
ہے اور پوری حدیث یہہ ہے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَا
لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَسْتَنْزِهُ مِنَ الْبَوْلِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِا
النَّمِيمَةِ ثُمَّ اَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ قَالُوا يَا
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا فَقَالَ لَعَلَّهُ اَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا
ترجمہ روی ہے ابن عباس سے کہ گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ دو قبرون کے پس کہا کہ صاحب
ان دو قبرون کے البتہ عذاب کئے جاتے ہین اور نہین معذب بیچ کبیرہ کے مگر ایک ان دونون مین سے
استنجا نہین کرتا تھا بول سے اور ایک روایت مین ہے اجتناب نہین کرتا تھا بول سے اور
دوسرا تھا چغلخور پہر لی حضرت نے شاخ خرمے کی اور دو ٹکڑے کرکر گاڑی بیچ ہر ایک قبر کے کہا
صحابہ نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسواسطے یہہ کیا آپنے فرمایا آنحضرت نے شاید تخفیف کی جاوے ان
دونون مین سے عذاب سے جب تک کہ خشک نہووے الغرض اسی حدیث سے ثابت ہوا کہ وضع چیز

سبز کا اوپر قبر کے درست ہے اور مردے کو نفع دیتی ہے چنانچہ قول قرطبی کا اور خطابی
اور ابن عساکر دال صحیح ہے اسپر کہ مثل برگ کہ معمول بیچ حرمین کے ہے اور مانند پہول اور
ریاحین کے کہ مروج بیچ ہند کے ہے جب تک کہ خشک نہ ہوا اوپر قبرون کے رکہنا درست ہے
اسواسطے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ ٹہنی درخت خرما کی اوپر دو قبرون کے رکھے
اور سبب فرمایا کہ شاید تخفیف عذاب کے ہو اسی کہ جب تک خشک نہ ہوا اور بہید درمیان

اسکے یہ ہی کہ ہر چیز خدا کی تسبیح کرتی ہے اور حمد بموجب اس آیۃ کے وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ
اور نفع اور تخفیف عذاب سے ہی اور وقت تخفیف کا تا خشکی ہے بنا بر اسکے کہ ہر چیز کو حیات
ہی ساتھ حکم وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ کے اور اسی طرح ہر چیز کو موت اور فنا ہی
ساتھ حکم كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَكُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ کے اور موت حیات ہر چیز کے
موافق اوسکی ہی اور زندگی ان چیزون کی تری ہے اور سبزی اور موت اونکی خشکی ہے اور
پژمردگی اور اکثر علما و فقہا و مفسرین کا اتفاق ہے اس پر بلکہ استحباب قراءۃ قرآن کا نزدیک
قبر کے اسی حدیث سے ثابت کیا ہی چنانچہ صاحب طیبی نے کہا قَالَ الْعُلَمَاءُ وَضْعُهُ
الْجَرِيدَتَيْنِ عَلَى قَبْرَيْنِ مَحْمُولٌ عَلَى اَنَّهُ سَأَلَ الشَّفَاعَةَ بِهِمَا فَاُجِيبَ بِالتَّخْفِيفِ
اِلَى اَنْ يَيْبَسَتْ وَقِيلَ يَحْتَمِلُ اَنَّهُ كَانَ يَدْعُو لَهُمَا تِلْكَ الْمُدَّةَ وَقِيلَ لِكَوْنِهِمَا يُسَبِّحَانِ
مَادَامَا رَطْبَيْنِ وَلَيْسَ لِلْيَابِسِ تَسْبِيحٌ كَذَا مَذْهَبُ كَثِيرِينَ وَالْاَكْثَرُونَ مِنَ
الْمُفَسِّرِينَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَاِنْ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ ثُمَّ قَالُوا حَيٰوةُ كُلِّ
شَيْءٍ بِحَسَبِهٖ فَحَيٰوةُ الْخَشَبِ مَا لَمْ يَيْبَسْ وَالْحَجَرِ مَا لَمْ يُقْطَعْ وَاخْتَلَفُوا هَلْ يُسَبِّحُ
حَقِيقَةً اَمْ مِنْهُ دَلَالَةٌ عَلَى الصَّانِعِ وَالْمُحَقِّقُونَ عَلَى اَنَّهُ يُسَبِّحُ حَقِيقَةً وَيُسْتَحَبُّ الْعُلَمَاءُ
قِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ عِنْدَ الْقُبُورِ لِهٰذَا الْحَدِيثِ لِاَنَّهُ اِذَا كَانَ يُرْجٰى بِالتَّخْفِيفِ بِتَسْبِيحِ الْجَرِيدَةِ
فَتِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ اَوْلٰى ترجمہ یعنے کہا علمانے کہ رکھنا آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جریدتین کو
اوپر قبر کے محمول ہے اوپر اس بات کے تحقیق آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا شفاعت کا
بیچ حق ان مردون کے پس قبول کیا گیا ساتھ تخفیف کے یہان تک کہ خشک ہوا اور بعضون نے
کہا محتمل ہی اس معنی کو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے دعا کرتے اون ہر دونون کے لئے بیچ اسی
مدت کے اور کہا بعضون نے بسبب ہونے جریدتین کے تسبیح کرنیوالے جب تک کہ تر ہون اور
نہین تسبیح واسطے خشک کے اور اسی طرح مذہب کثیرین کا اور اکثر مفسرین نے معنے قول خدا وَاِنْ
مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ کے یون کہے ہین کہ کوئی نہین زندہ مگر تسبیح کرتا ہے ساتھ حمد خدا کے

اور زندگی ہر چیز کی موافق اوسکے ہے پس زندگی خشب کی جب تک خشک نہو اور پتھر کی جب
تک کہ نہ قطع کیا جاوے اور اختلاف کیا ہے یہ کہ آیا تسبیح کرتے ہیں حقیقۃً یا بیچ اوسکے دلالت
ہے اوپر صانع کے اور محققین اوپر اسبات کے ہیں کہ مقرر وہ تسبیح کرتے ہیں حقیقۃً اور مستحب کہا
ہے علمانے پڑھنا قرآن کا نزدیک قبر کے ساتھ اسی حدیث کے اسلیے کہ تحقیق مردہ جب جا ہوا
امید کیا گیا تخفیف عذاب سے ساتھ تسبیح جریدہ کے پس تو پڑھنا قرآن کا افضل اور اولی ہے آئی
اور شیخ عبد الحق دہلوی بیچ شرح اپنی کے لکھتا ہے کہ جامع الاصول مین ہے بریرہ صحابی نے
کہا اوسنے وصیت کی واسطے گاڑنے جریدہ کے بیچ قبر اپنی کے تاکہ شاید بیچ اوسکے سبب نجات کا
ہو اور درمیان کنز العباد کے اور فتاوی غرایب کے ہے وَضْعُ الْوَرْدِ وَالرَّيَاحِينِ عَلَى الْقُبُورِ
حَسَنٌ لِأَنَّهُ مَادَامَ رَطْبًا يُسَبِّحُ وَيَكُونُ لِلْمَيِّتِ بِتَسْبِيحِهِ أُنْسٌ وَإِنْ تَصَدَّقَ بِقِيمَتِهِ
أَحْسَنُ ترجمہ ڈالنا پھولوں کا اچھا ہے اوپر قبروں کے واسطے اوسکے کہ تحقیق وہ جبتک کے
تر ہے تسبیح کرتی ہے اور ہوتی ہے واسطے مردے کے انسیت اور اگر تصدق کرے ساتھ قیمت
اوسکے کے بہتر ہے اور بیچ شرح طریقہ محمدیہ کے ہے قَلْعُ الشَّوْلِ وَالْحَشِيشِ الرَّطْبَيْنِ عَلَى
الْقَبْرِ مَكْرُوهٌ لِأَنَّ النَّبَاتَ مِنْ آثَارِ رَحْمَةِ اللهِ وَيَسْتَمِدُّ مِنْهَا فَهُوَ أُنْسٌ لِلْمَيِّتِ بِخِلَافِ
الْيَابِسِ یعنے دور کرنا خار کا اور گہانس کا دران حالیکہ تر ہون اوپر قبر کے مکروہ ہے واسطے
اسبات کے کہ تحقیق روئیدگی نشانی رحمت خدا کی سے ہے اور استمداد چاہے جاتے ہی اوس سے
اور پس وہ انسیت واسطے مردے کے ہے بخلاف خشک کے اور درمیان فتاوی قاضیخان کے
ہے وَيُكْرَهُ قَطْعُ الْحَطَبِ وَالْحَشِيشِ مِنَ الْمَقْبَرَةِ فَإِنْ كَانَ يَابِسًا لَا بَأْسَ بِهِ : ترجمہ
مکروہ ہے کاٹنا لکڑیون کا اور گہانس کا مقبرہ سے پس اگر ہو خشک مضایقہ نہیں ہے ساتھ
اوسکے پس اسی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جب دور کرنا قبر سے سبزی کا مکروہ ہوا۔
بسبب تسبیح اور حمد کے پس اب کچھ مضایقہ نہیں بلکہ مستحسن اور مستحب ہوا ہے ڈالنا چادر
پھول کی یا پھول یا سبزہ کسی درخت کا قبروں پر اسواسطے کہ جب تک وہ تر ہے تسبیح کرتے

ہین اور تسبیح موجب نجات کا ہے عذاب قبر سے لیکن بوسہ لینا بعضے قبرون درست ہے اسواسطے کہ جناب رسول خدانے خود واسطے چومنے قبر والدین کے ارشاد کیا چنانچہ درمیان کنز العباد کے نقل کیا کفایہ شعبی سے کہ لَا بَأْسَ بِتَقْبِيلِ قَبْرِ الْوَالِدَيْنِ وَفِي كِفَايَةِ الشَّعْبِيِّ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي حَلَفْتُ اَنْ اُقَبِّلَ عَتَبَةَ بَابِ الْجَنَّةِ وَالْحُوْرِ الْعِيْنِ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُقَبِّلَ رِجْلَ الْاُمِّ وَوَجْهَ الْاَبِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ لَمْ يَكُنْ لِي اَبَوَانِ فَقَالَ قَبِّلْ قَبْرَ وَالِدَيْنِ قَالَ وَاِنْ لَمْ نَعْرِفْ قَبْرَهُمَا قَالَ خُطَّ خَطَّيْنِ وَتَنْوِيَانِ اَحَدُهُمَا قَبْرُ الْاُمِّ وَالْاٰخَرُ قَبْرُ الْاَبِ تُقَبِّلُ لَهُمَا وَلَا تَحْنَثُ بِيَمِيْنِكَ **ترجمہ** یعنے مضایقہ نہین ہے ساتھ بوسہ لینے قبر والدین کے اور درمیان کفایہ شعبی کے ہے کہ تحقیق ایک مرد آیا خدمت مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ مقرر مین نے قسم کہائی کہ بوسہ دون مین دہلیز جنت کو اور حور العین کو پس حکم کیا اوسکو علیہ السلام نے یہہ کہ بوسہ دے قدم ماکے تئین کہا اوس نے یا رسول اللہ ع اگر نہ ہووے میری ماباپ پس فرمایا کہ بوسہ لے قبر ماباپ اپنی کو اور کہا اوسنے اگر نجانون مین قبر کو اون کے فرمایا کہ کہینچ دو خط اور نیت کر اون مین سے ساتھ قبر ما اور دوسرے کو قبر باپ کے پس بوسہ دیجیا ان ہر دونون کو اور حانث نہو ساتھ قسم اپنی کے پس بوسہ لینا قبر کا والدین کے یا پیر اور استاد کے درست ہے اسواسطے کہ بیچ طحطاوی کے لکہا ہے کہ مرتبہ پیر اور استاد کا بڑہ کر ہے ماں اور باپ سے اور بوسہ لینا قبر ماں اور باپکا حدیث صحیح سے ثابت ہے اور باقی موقوف اوپر نیت کے ہے چنانچہ درمیان طوالع الانوار شرح در المختار کے لکہا ہے وَالتَّقْبِيلُ غَيْرُ الْمُصْحَفِ كَقُبُوْرِ الْاَنْبِيَاءِ وَمَنْ يُتَبَرَّكُ بِهِمْ فَلِلْعُلَمَاءِ فِيْهِ كَلَامٌ كَرِهَهُ بَعْضُهُمْ وَاسْتَحْسَنَهُ بَعْضُهُمْ حَتّٰى اَنَّ الشَّافِعِيَّ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَبَاحَهُ مُطْلَقًا اِذَا كَانَ لِلتَّبَرُّكِ وَاَوْرَدَهُ وَاعْتَمَدَهُ جَمَاعَةٌ مِنْهُمُ الْحَافِظُ الْعَيْنِيُّ الْحَنَفِيُّ شَارِحُ الْبُخَارِيِّ وَالْمُقْرِيُّ الْمَالِكِيُّ صَاحِبُ الْفَتْحِ الْمُتَعَالِ وَسَمْهُوْدِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَلَا مُنَافَاةَ بَيْنَ الْكَرَاهَةِ وَالْاِسْتِحْسَانِ بِاَنَّهُ مُقَيَّدٌ

بین

5656

بنیت التبرک والاعمال بالنیات والامور بمقاصدها ولکل امرء مانوی ونیت المؤمن
خیر من عمله قال السمهودی نقل الطیب الناشری من المحب الطبرانی یجوز تقبیل القبر
ومسه قال علیه عمل العلماء الصالحین **ترجمہ** اور تقبیل سوائے مصحف کے مثل قبرون انبیاء
اور جو شی کہ متبرک ہو لیس واسطے علما کے درمیان اوسکے کلام ہے مکروہ رکہنا اوسکو بعض نے اور
مستحسن کہا بعض نے حتی کہ شافعی نے مباح رکہا ہے مطلق جسوقت کہ ہو واسطے تبرک کے اور اعتماد
کیا اوسکو ایک جماعت نے اونون مین سے ہین حافظ عینی حنفی شارح بخاری اور مقرالمالکے
صاحب فتح المتعال اور سمہودی اور شافعی اور نہین منافات درمیان کراہت اور استحسان کے
پس تحقیق وہ مقید ہے ساتھ نیت کے اور عمل ساتھ نیتون کے ہے اور سب امور ساتھ
مقاصدون اوسکی کے اور واسطے ہر امر کے وہ شی ہے کہ نیت کی جاوے اور نیت
مومن کی بہتر ہے عمل اوسکی سے کہا سمہودی نے نقل کیا طیب الناشری نے محب طبرانی سے
تحقیق جایز ہے بوسہ لینا قبر کا اور مس کرنا اور اسی پر ہے عمل علما صالحین کا اور سوائے
ازین علاؤالدین تاجری حنفی لکہتا ہے اور روایات شافعی اور مالکی اور حنبلی مالامال بہری ہے

مسئلہ: جواب زائرین

مسئلہ اہل قبور زایر اپنی کو پہچانتے ہین یا نہین اور احساس اور ادراک رکھتے ہین اور
اور بات زایر اپنی کے سنتے ہین یا نہین **جواب** زایر اپنے کو پہچانتے ہین اور رد جواب
کرتے ہین اور ادراک اور احساس بخوبی رکھتے ہین اور قول زایر اپنے کو سنتے ہین اور آواز پائے
پوشش تک کی سنتے ہین اور یہہ حدیث صحیح اور روایات معتبرہ سے ثابت اور مدلل ہے چنانچہ جلال
الدین سیوطی نے بیچ زیارت قبور کے علم موتی کا ساتھ زیارت کنندہ گان اپنی اور رویت
انکے واسطے زایر کے عقد کیا چنانچہ نقل کیا جاتا ہے عن عایشة رضی الله عنها قالت قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم ما من رجل یزور علی قبر اخیه ویجلس علیه الا استانس ورد
علیه حتی یقوم **ترجمہ** یعنی مروی ہے عایشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ نہین کوئی مرد کہ زیارت کرتا ہے قبر بھائی اپنے کی اور بیٹھتا ہے اوپر اسکے مگر انس پکڑتا ہے

اور سلام کا جواب دیتا ہے جب تک کے کھڑا ہو **وعن ابی ہریرۃ** رضی اللہ عنہ قال اذا مر الرجل بقبر یعرفہ فسلم علیہ ورد علیہ السلام وعرفہ فسلم واذا مر بقبر لا یعرفہ فسلم رد علیہ السلام **ترجمہ** یعنے مروی ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا جسوقت گذرتا ہے کوئی شخص قبر پر جان پہچان کے پس سلام علیک کرتا اوسپر جواب سلام کا دیتا ہے اسپر اور جان لیتا ہے اوسکو اور جب گذرتا ہے انجان کے قبر پر پس سلام کرتا ہے اوسکو رد کرتا ہے اوپر اوسکے سلام کو **وعن ابن عباس** رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من احد یمر علی قبر اخیہ المؤمن کان یعرفہ فی الدنیا فیسلم علیہ الا عرفہ ورد علیہ السلام **ترجمہ** یعنے مروی ہے ابن عباس سے کہ کہا اونے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے کوئی ایک بندہ کہ گذرتا ہے اوپر قبر بھائی مومن اپنے کے کہ جانتا ہے اوسکو بیچ دنیا کے پس سلام کرتا ہے اوپر اوسکے مگر جان لیتا ہے اوسکو اور رد کرتا ہے اوپر اوسکے سلام کو **وعن ابی ہریرۃ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبد یمر علی قبر رجل یعرفہ فی الدنیا فسلم علیہ الا عرفہ ورد علیہ السلام **ترجمہ** یعنے روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا نہیں کوئی بندہ گذرتا ہے اوپر قبر کسی کے کہ جانتا ہے اوسکو بیچ دنیا کے پس سلام کرتا ہے اوپر اوسکے مگر جان لیتا ہے اوسکو اور رد سلام کرتا ہے **وعن ابی ہریرۃ** قال قال ابو رزین یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان طریقی علی الموتی فہل من کلام نتکلم علیہ قال قل السلام علیکم یا اہل القبور من المسلمین انتم لنا سلف ونحن لکم تبع وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون **ترجمہ** یعنے مروی ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا ابو رزین نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق طریقہ ہمارا ہے اوپر موتا کے پس آیا ہے کسی کلام سے کہ تکلم کریں ہم اوپر اون کے فرمایا کہ کہو السلام علیکم یا اہل القبور من المسلمین انتم لنا سلف ونحن لکم تبع وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون۔ **وعن عمر** رضی اللہ عنہ قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی قبر مصعب ابن عمیر حین رجع من احد توقف علیہ وعلی اصحابہ فقال اشہدکم

انکم احیاء عند اللہ فزوروھم وسلموا علیھم فو الذی نفسی بیدہ لا یسلم علیھم احد
الا ردوا علیہ الی یوم القیمۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا گذرے پیغمبر خدا اوپر قبر مصعب
بن عمیر کے جسوقت کہ پھرے احد سے پس کھڑے ہوئے اوپر اوسکے اور یاروں اسکیکے اور
کہا کہ گواہی دیتا ہوں میں کہ تحقیق تم زندہ ہو نزدیک اللہ کے پس زیارت کرو اون کی اور سلام
کرو اوپر اون کے پس قسم ہے اوس ذات کی کہ جسکے ید قدرت میں میری جان ہے نہیں سلام کرتا اوپر
اون کے کوئی مگر رد کرا جاتا ہے اوپر اوسکے قیامت تک وعن انس قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا وضع فی قبرہ وتولی عنہ اصحابہ انہ لیسمع قرع نعالھم کذا فی
شرح الصدور والمشکوۃ والبخاری **ترجمہ** یعنے مروی ہے انس سے کہ کہا ارشاد کیا پیغمبر
خدا نے تحقیق بندہ جسوقت رکہا جاتا ہے قبر میں اپنی اور پھرتے ہیں وسے یار اوسکی تحقیق وہ
مردہ سنتا ہے آواز جوتی اونکی اسیطرح ہے شرح صدور اور مشکوۃ اور بخاری میں وعن
ابن عباس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان المیت یسمع خفق نعالھم
حین یولون **ترجمہ** یعنے مروی ہے ابن عباس سے کہ روایت کی پیغمبر خدا سے کہ فرمایا تحقیق
مردہ سنتا ہے آواز پاپوش تک کی جسوقت کہ پھرتے ہیں آدمی ذکر کیا اسکو بیچ شرح صدور کے وقال
السبکی عود الروح الی الجسد فی القبر ثابت فی الصحیح لسائر الموتی فضلا عن الشہداء **ترجمہ**
یعنے سبکی نے کہا آنا روح کا طرف بدن کے بیچ قبر کے ثابت ہے بیچ مذہب صحیح کے واسطے کل اہل
بہرہ کرتے ہیں سے ۔ وقال الشیدلۃ فی کتاب البرھان فی علوم القران فان قیل قولہ تعالی ولا
تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء کیف یکونون اموات احیاء قلنا یجوز
ان یحییھم اللہ فی قبورھم وان ارواحھم تکون فی جزء من ابدانھم یحس فی جمیع
بدنہ بالنعم واللذات لاجل ذلک الجزء کما یحس جمیع بدن الحی فی الدنیا ببرودۃ
او حرارۃ تکون فی جزء بدنہ **ترجمہ** یعنے کہا شیدلہ نے درمیان کتاب برہان فی علوم القران
کے پس اگر کہا جاوے قولہ تعالی ولا تحسبن الذین آخر آیۃ تک ترجمہ نہ گمان کرو اون لوگوں کو جو مارے

گئے راہ خدا مین مردہ بلکہ زندہ ہین کیون کہ زندہ ہون گے مردہ کہنا منے جایز ہے یہہ کہ زندہ کرے
اون کو اللہ بیچ قبرون اون کی کے اور ارواح اونکی بیچ ایک جز کے بدنون اونکی ہے کہ دریافت کرے
بیچ تمام بدن اپنے کے ساتھ نعمتون اور لذتون کے بہ سبب ہونے اسی جز کے جیسا کہ احساس کرتا ہے
تمام بدن زندہ کا دنیا مین سردی اور گرمی کو کہ ہوتی ہے وہ بیچ ایک جز کے اجزاے بدن اوسکی سے
نَقَلَ السُّهَيْلِيُّ فِي الدَّلَائِلِ النُّبُوَّةِ عَنْ بَعْضِ الصَّحَابَةِ اَنَّهُ حَفَرَ فِي مَكَانٍ فَفُتِحَتْ طَاقَةٌ
فَاِذَا شَخْصٌ عَلَى سَرِيْرٍ وَبَيْنَ يَدَيْهِ مُصْحَفٌ يَقْرَءُ فِيْهِ وَاَمَامَهُ رَوْضَةٌ خَضْرَاءُ وَ
عَلِمَ اَنَّهُ مِنَ الشُّهَدَاءِ اَنَّهُ رَئٰى فِي صَفْحَةِ وَجْهِهِ جُرْحًا **ترجمہ** نقل کی سہیلی نے دلایل نبوت
مین بعض صحابہ سے تحقیق اوسنے کہودا ایک مکان مین پس کشادہ ہوا ایک موکھا پس ناگہان دیکھا
ایک شخص کو تخت پر اور آگے اوسکے قرآن ہے کہ پڑھتا ہے اوسمین اور روبرو اوسکے باغیچہ ہے سبز
اور جانا گیا تحقیق وہ شہدا سے ہے اسواسطے کہ دیکھا بیچ صفحہ چہرہ اوسکی کے زخم **وَعَنْ**
اِبْنِ مَنْدَةَ اَبِي النَّضَرِ النِّيْسَابُوْرِيِّ الْحَفَّارِ كَانَ صَالِحًا وَرِعًا قَالَ حَفَرْتُ قَبْرًا فَفُتِحَتْ
فِيْهِ قَبْرٌ اٰخَرُ فَنَظَرْتُ فِيْهِ فَاِذَا شَابٌّ حَسَنُ الْوَجْهِ وَالثِّيَابِ وَحَسَنُ الرِّيْحِ مُتَرَبِّعًا
فِي الْحُجْرَةِ كِتَابٌ مَكْتُوْبٌ مَوْجُوْدَةٌ بِاَحْسَنِ الْخَطِّ وَمَا رَاَيْتُ اَحْسَنَ خَطًّا مِنْهُ بَيْنَ يَدَيْهِ
وَيَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ فَنَظَرَ الشَّابُّ اِلَيَّ فَقَالَ اَقَامَتِ الْقِيَامَةُ قُلْتُ لَا قَالَ اَعِدِ الْمَدَرَةَ اِلٰى مَكَانِهٖ
ترجمہ یعنے روایت کی ابن مندہ نے ابی النضر نیشاپوری حفار سے اور تہا وہ صالح اور متقی
کہا اوسنے کہودا مین نے ایک قبر کو پس کشادہ ہوئی بیچ اوس قبر کے قبر دوسری پس نظر کی بیچ
اوسکے دیکھا مین نے ایک جوان ہے خوبصورت اور اچھی کپڑے پہنے ہوئے اور اچھی خوشبوئی
لگائے ہوئے پالتے مارے ہوئے بیٹھا بیچ حجرہ کے اور آگے اوسکے کتاب لکھی ہوئی حاضر ہے
ایسی خوش خط کہ نہین دیکھا مین نے کوئی خط بہتر اون سے اور پڑہتا تھا قرآن پس دیکھا جوان نے
طرف میری اور کہا کیا قایم ہوئی قیامت کہا مین نے نہین پس کہا پہر رکھدے ڈھیلے کو طرف جگہ اوسکی کے
مسئلہ اہل قبور درمیان اپنی ملاقات اور زیارت کرتے ہین اور سیر دور کی بہی کرتے ہین

دسوان مسئلہ

یاہنین **جواب** آری درمیان اپنے ملاقات اور زیارت کرتے ہیں اور سیر دور کی کرتے ہین
یہان تک کر اندر گھرون اپنے کے درمیان بعضے دلون اور راتون کے انا ارواحون کا حدیثون
صحیح سے ثابت ہے **وَعَنْ جَابِرٍ** رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَحْسِنُوا اَكْفَانَ مَوْتَاكُمْ فَاِنَّهُمْ يَتَبَاهُوْنَ وَيَتَزَاوَرُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ ۝ **ترجمہ** یعنے مروی
ہے جابر رض سے کہ کہا ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھے دو کفن مردون کو اپنے
پس تحقیق وہ مفاخرت کرتے ہیں آپس مین اور زیارت کرتے بیچ گورون اپنی کے **وَعَنْ** اَبِيْ
هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اَحْسِنُوْا اَكْفَانَ مَوْتَاكُمْ فَاِنَّهُمْ يَزُوْرُوْنَ فِيْ
قُبُوْرِهِمْ ۔ **ترجمہ** اور مروی ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عمدہ دو
کفن مردون اپنون کو پس تحقیق وہ زیارت کرتے ہین بیچ گورون اپنی کے یہہ دو نو حدیثین بیچ شرح
صدور کے ہین اور درمیان کتاب روضہ کے ہین بیچ باب چالیس کے ابن عباس سے **وَعَنِ ابْنِ**
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَوْ كَانَ يَوْمُ عِيْدٍ اَوْ يَوْمُ جُمُعَةٍ اَوْ يَوْمُ عَاشُوْرَا اَوْ لَيْلَةُ النِّصْفِ
مِنْ شَعْبَانَ يَاْتُوْنَ اَرْوَاحُ الْاَمْوَاتِ وَيَقُوْمُوْنَ عَلٰى اَبْوَابِ بُيُوْتِهِمْ فَيَقُوْلُوْنَ هَلْ مِنْ اَحَدٍ
يَذْكُرُنَا فِيْ غُرْبَتِنَا يَا مَنْ سَكَنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِنَا وَيَا مَنْ سَعِدْتُمْ بِمَا شَقِيْنَا وَيَا مَنْ قُمْتُمْ فِيْ اَوْ
سَعِ قُصُوْرِنَا وَنَحْنُ فِيْ اَضْيَقِ قُبُوْرِنَا وَيَا مَنِ اسْتَذْلَلْتُمْ اَيْتَامَنَا وَيَا مَنْ نَكَحْتُمْ نِسَاءَنَا
هَلْ مِنْ اَحَدٍ يَتَفَكَّرُ فِيْ غُرْبَتِنَا وَفَقْرِنَا كُتُبُنَا مَطْوِيَّةٌ وَكُتُبُكُمْ مَنْشُوْرَةٌ **ترجمہ** یعنے کہا
جو وقت کے ہوتا ہے دن عید کا یا دن جمعہ کا یا روز عاشورہ کا یا شب نصف شعبان سے ۔ یعنے
شب برات آتی ہین ارواح مردون کے اور کھڑے ہوتی ہین اوپر دروازون گھرون اپنی کے
پس کہتی ہین آیا ہے کوئی کہ یاد کرتا ہے ہمکو آیا ہے کوئی کہ رحم کرے اوپر ہمارے آیا ہے کوئی کہ یاد
کرے غربت ہماریکو اے لوگو کہ رہتے ہو تم بیچ گھرون ہمارے کے اے لوگون کہ اچھے ہوئے تم ساتھ
اوسکے کہ بدبخت ہوئے ہم ساتھہ اوسکے اور اے لوگون کہ کھڑے ہو تم بیچ کشادہ محلون ہمارے کے
اور ہم درمیان قبرون تنگ کے اور آیا اے لوگون ذلیل کیا تمنے یتیمون ہمارون کو اور اے لوگو نکاح

کیا تنے ساتھ عورتون ہمارے کے آیا ہے کوئی کہ یاد کرے بیچ غربت اور فقر ہمارے کے اعمال نامہ تمہارے کشادہ ہین اور اعمال نامہ ہمارے پلیٹے گئے اور بیچ فتاوی دستور القضات کے فتاوی نسفیہ سے ہے اِنَّ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِیْنَ یَاْتُوْنَ فِیْ کُلِّ لَیْلَۃِ الْجُمُعَۃِ فَیَقُوْمُوْنَ فِیْ فِنَاءِ بُیُوْتِھِمْ ثُمَّ یُنَادِیْ کُلُّ وَاحِدٍ مِنْھُمْ بِصَوْتٍ حَزِیْنٍ یَا اَھْلِیْ وَاَوْلَادِیْ وَاَقْرِبَائِیْ اُعْطِفُوْا عَلَیْنَا بِالصَّدَقَۃِ وَاذْکُرُوْنَا وَلَا تَنْسَوْنَا وَارْحَمُوْنَا فِیْ غُرْبَتِنَا وَقِلَّۃِ حِیْلَتِنَا فِیْ قَبْرٍ ضِیْقٍ وَسِجْنٍ وَثِیْقٍ وَغَمٍّ طَوِیْلٍ وَفَقْرٍ شَدِیْدٍ قَدْ کَانَ ھٰذَا الْمَالُ الَّذِیْ فِیْ اَیْدِیْکُمْ فِیْ اَیْدِیْنَا لَوْ یُنْفِقْنَا فِیْ طَاعَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی لَمْ یُسْئَلْ مِنْہُ شَیْءٌ وَاَنْتُمْ تَاْکُلُوْنَ وَتَشْرَبُوْنَ وَنَحْنُ نُحَاسَبُ وَنُعَذَّبُ ثُمَّ یَرْجِعُوْنَ مِنْھُمْ بِصَوْتٍ حَزِیْنٍ اَللّٰھُمَّ اَقْنِطْھُمْ مِنَ الرَّحْمَۃِ کَمَا قَنَطُوْنَا مِنَ الصَّدَقَۃِ ترجمہ تحقیق ارواح مومنین کے آتی ہین ہر شب جمعہ کو اور کھڑی ہوتی ہین صحن مین گھرون اپنی کے پھر ندا کرتی ہین اون مین سے ہر ایک سات آواز غمزدہ ای اہل میری اور اولاد میری اور اقربا میری مہربانی کرو ہم پر ساتھ خیرات کے اور یاد رکھو ہمکو اور نہ بہولو ہمکو اور رحم کرو ہم پر بیچ غربت ہمارے کے قبر تنگ مین اور قیدخانہ مضبوط اور غم طویل اور عمر دراز اور نہایت سختی مین تحقیق تھا یہ مال جو ہاتہون تمہارے مین ہے ہمارے ہات مین اگر خرچ کرتے ہم بندگی خدا مین نہ پوچھے جاتے کچھ اوس سے اور تم کہاتے ہو اور پیتے ہو ہم حساب کیے جاتے ہین اور عذاب دیے جاتے ہین پھر لوٹ جاتے ہین بعضے اون مین ناامیدہ اور غمگین ہوکر پھر آواز کرتے ہین ہر ایک اون مین سے ساتھ آواز غمگین کے یا الٰہی ناامید رکھہ تو انکو رحمت اپنی سے جیسا کہ ناامید پھیرا ہمکو صدقہ اور فاتحہ درود سے اور بیچ کفایۃ المجالس کے ہے اِنَّ الْاَرْوَاحَ تُخَلَّصُ لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ فَتَنْتَشِرُوْنَ فَجَاءُوْا اَوَّلًا اِلٰی مَقَابِرِھِمْ ثُمَّ جَاءُوْا فِیْ بُیُوْتِھِمْ ترجمہ تحقیق ارواحین چھوٹتی ہین جمعرات کے دن پس پھیلتی ہین پھر آتی ہین اول طرف قبرون اپنی کے پھر آتی ہین درمیان گھرون اپنے کے اور نزہت المجالس مین لکھا ہے کہ جب جمعرات آتی ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے طُوْبٰی لِمَنْ عَمِلَ فِیْکَ خَیْرًا وَّوَیْلٌ لِمَنْ عَمِلَ فِیْکَ شَرًّا

ترجمہ یعنے خوشی ہے اوسکے لئے جو تیرے مین عمل نیک کرے اور بربادی ہے اوسکے لئے جو تیرے مین بدی کرے پس لازم اور اولا ہوا جمعرات کو فاتحہ اور درود بروح حضرات اور جمیع مردون کے لئے دینا اور اسی جہت سے تمام ملک عرب اور عجم مین خلقت مردون اپنے کے جمعرات کو فاتحہ دیتے ہین اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ هٰذِهِ الرِّسَالَةَ الْمُسَمّٰى بِتِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ وَاغْفِرْ لِمُؤَلِّفِهٖ وَلِأُسْتَاذِيهِ وَلِوَالِدَيْهِ وَلِجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى رَسُولِ خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَآلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أَجْمَعِينَ

الله کریم محمد	احمد سعدی فقیر	محمد علی بدان حب در دل و جان	دین محمدی در فرید آمده	محمد سرفراز عفی عنہ	عبد الله المعروف داور بخش عفی عنہ	محمد رکن الدین
محمد سراج الدین	عبد الرحیم	محمد یعقوب	عبد الرحمن	محمد حیات لاری	فضل رسول	غلام قادر
رحمت الله	حسین علی	نظام الدین	محمد قطب الدین	عنایت علی	وزیر علی	ابو البرکات
جلال الدین	محمد احمد الدین	غلام حسین	محمد صدیق	نور محمد	محمد عظیم	غلام محی الدین
حافظ احمد	فتح الدین	علاء الدین	کریم الدین	برکت الله	غلام جیلانی	فضل رحمن
تمت	باالخیر	سنہ ۱۲۸۸	سید جلال	در مطبع	مخدومی	

خاتمۃ الطبع

بحمد اللہ المنان الکریم والصلوٰۃ علی رسولہ محمد رؤف الرحیم والہ واصحابہ اجمعین اما بعد جانا چاہیے کہ چند تجار دیندار باوقار شہر بمبئی نے جلب نفع منفعت خاص اور نفع رسانی عام خیال سے اندنون مین چند کتابین تصانیف فاضل کامل بحر العلوم خیر الماہرین محقق مدقق مولانا ابو الرشید حاج الحرمین الشریفین حافظ القران عذب البیان مولوی محمد عبد الحکیم قادری دہلوی دامت فیوضہ سے چھپوائی چنانچہ تفسیر فاتحۃ الحکیم ماہ ربیع الثانی مین ساتھ اتمام کے چھپے اور ریاض المقاصد مع رسالہ عجالہ نافعہ ماہ جماد الاول مین چھپی بلکہ مصنف صاحب مدظلہ نے چند روز تک مفت تقسیم کی اور جا بجا روانہ کی اور ہدیۃ الحرمین کہ مزین بمواہیر علما حرمین شریفین سے ہے عنقریب ساتھ اختتام کے پہنچنے والا ہے اور الحمد للہ یہہ رسالہ عجیبہ مسمّٰی بہ تلک عشرہ کاملہ مزین بمواہیر علما باہتمام قاضی ابراہیم صاحب بن حاجی قاضی نور محمد صاحب بلبندری کے بحکم مصنف صاحب کے بتاریخ دویم ماہ جماد الثانی ۱۳۰۸ھ ہجریہ نبویہ مین علی صاحبہا الف الف صلوٰۃ مطبع محمدی مین چھپا ۱۲

ابیات

عجب طرح کے زمانہ کے طور ہین او لٹے
کہ سیدہی راہ سے بہکے پھرے ہین یہہ او لٹے

ہے اونکا حال بتانا ضرور مجھکو ہوا
وہابی دین نبی سے ہین سر بسر او لٹے

حدیث نبوی کے معنے دئے اونہون نے اولٹ
کلام الہی کے معنے کئے ہین سب او لٹے

جو چشم غور سے کوئی ذرا او نہین دیکھے
تو شکل اصلی سے بھی پھر گئے ہین سب او لٹے

یہی سبب ہے خدا کا قہر ہے اونپہ نزول
پھرینگے خلد سے دوزخ کے تئین وہ سب او لٹے

جو اونکے مذہب بد مین ہوا کوئی شامل
طرح طرح کی وہ دیکھیگا سخت عذاب الٹے

اگرچہ شمر سے تشبیہ دے اونہین ہے بجا
یہہ گمرہی مین زیادہ ہین اوس سے سب او لٹے

اگرچہ مولوی عبد الحکیم نہ آتے
تو اس سے زیادہ بہکتے یہہ سب کے سب الٹے

چھپے ہین کونے مین اوس سے سبھی یہہ بد انجام
نہ اونکے سامنے کرتا کوئی ہے کچھ بھی کلام

نہ رد و کد نہ ہوا ہمسے حال کچھہ تحریر
حشر کو سمجھے کا اونکے تئین یہہ رب قدیر

خدا سے عرض کر تو صبح شام اے دل گیر
یہہ سیدہی راہ پہ آجاوین سب کے سب الٹے

تمام شد